81146 ـ بیوی بچوں کو گھر میں قیام اللیل کی نماز سری آواز میں پڑھا دی

سوال

میرا ارادہ تھا کہ لیلۃ القدر مسجد میں عبادت کر کے بسر کروں گا، لیکن ایسا نہ کر سکا تو میں نے اپنے گھر میں ہی بیوی بچوں کو نماز تراویح پڑھا دی، کیا میری یہ نماز صحیح ہے یا نہیں ؟
اور دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم نے بارہ رکعات ادا کیں جس کی امامت میں نے خود کی اور بلند آواز سے قرآت نہیں کی کیا یہ صحیح ہے، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نماز تراویح گھر میں ادا کرنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن نماز تراویح باجماعت مسجد میں ادا کرنا افضل ہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا ماہ رمضان میں تروایح مسجد میں جا کر ادا کی جائیں یا کہ گھر میں ہی ادا کر لوں، میں امامت تو نہیں کرواتا لیکن مقتدی بن کر تروایح ادا کرتا ہوں، اور قرآن مجید پڑھنا پسند ہے سننے سے میرا پڑھنا افضل ہے، اگر میں گھر میں نماز ادا کروں تو کیا اس میں کوئی گناہ ہے یعنی نماز تراویح گھرمیں ادا کرنا گناہ تو نہیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" نماز تراویح گھر میں ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نفلی نماز ہے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پرعمل کرتے ہوئے مسجد میں باجماعت تراویح ادا کرنا افضل ہے.

اور اس لیے بھی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو کچھ راتیں رات کے آخری حصہ تك نماز تراویح پڑھائیں تو کچھ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اگر آپ ہمیں رات کا باقی حصہ میں نماز پڑھاتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس شخص نے بھی امام کے جانے تك امام کے ساتھ قیام کیا تو اللہ سبحانہ و تعالی اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھتا ہے "

اسے امام احمد (5 / 159) اور اصحاب سنن نےابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 201 - 202).

دوم:

نماز تراویح میں اصل تو یہی ہے کہ اس میں قرآت جھری کی جاتی ہے،کیونکہ صحابہ کرام سے یہی ثابت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کےدورمیں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ لوگوں کو تراویح پڑھاتے اور اس میں لمبی قرآت کیا کرتے تھے.

لیکن جھری نمازوں میں جھری قرآت کرنا اور سری میں سری قرآت کرنا امام کے لیے مندوب ہے واجب نہیں، جیسا کہ جمہور اہل علم مالکی اور شافعی اور حنابلہ کے ہاں معروف ہے "

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" جمہور فقھاء کرام کے ہاں جھری نمازوں میں جھری اورسری نمازوں میں سری قرآت کرنا سنت ہے، لیکن احناف کے ہاں یہ جھری میں جھری قرآت کرنا اور سری میں سری قرآت واجب ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (16 / 188).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جھری نمازوں میں جھری قرآت کرنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے، اس لیے اگر کوئی شخص جھری نماز میں سری طور پرقرآت کرتا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" جو شخص سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےاسے جھری یا سری کے ساتھ مقید نہیں فرمایا، اس لیے جب کوئی انسان واجب کردہ قرآس سری یا جھری طور پر کرے تو اس نے واجب ادا کر لیا لیکن افضل یہی ہے کہ جن نمازوں میں جھری قرآت کرنا مسنون ہے ان میں جھری قرآت کی جائے.

مثلا مغرب اور عشاء كى پہلى دو ركعتوں اور فجر اور نماز جمعہ اور نماز عيد اور نماز استسقاء اور نماز تراويح وغيرہ جو جہرى قرآت ميں معروف ہيں جہرى قرآت كرنا مسنون اور افضل ہے.

اور اگر كوئى شخص عمدا جہرى نماز كى امامت ميں جہرى قرآت نہيں كرتا تو اس كى نماز صحيح تو ہے ليكن ناقص ہوگى، ليكن اگر كوئى منفرد شخص يعنى اكيلا شخص جہرى نماز ادا كرے تو اسے جہرى يا سرى قرآت كرنے كا اختيار ہے.

اس سلسلہ ميں ديكھا جائيگا كہ اس كو چست كرنے ميں اور اس كے ليے خشوع و خضوع كس ميں ہے تو وہ اسى كو ادا كريگا " انتہى

ديكھيں: فتاوى نور على الدرب (نماز) (218).

اور مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت ہے كہ آپ فجر كى دونوں ركعتوں اور نماز مغرب اور عشاء كى پہلى دو ركعتوں ميں جہرى قرآت كيا كرتے تھے، اس ليے جہرى قرآت كرنا سنت ٹھرى، اور امت كے حق ميں مشروع يہى ہے كہ وہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتداء كريں.

اس ليے كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يقينا تمہارے ليے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم ميں بہترين نمونہ ہے، اس كے ليے جو اللہ اور يوم آخرت كى اميد ركھتا اور اللہ كو كثرت سے ياد كرتا ہے الاحزاب (21).

اور اس ليے بھى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا كرتے ہوئے ديكھا ہے "

اور اگر كوئى شخص جہرى نماز ميں جہرى قرآت نہيں كرتا تو اس نے سنت ترك كى ليكن اس سے اس كى نماز باطل نہيں ہوگى " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (6 / 392).

خلاصہ يہ ہوا كہ: آپ كى نماز صحيح ہے اور آپ پر كچھ لازم نہيں.

واللہ اعلم .